REGD NO P. 67

رجسٹرڈ نمبر ڈی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۵ — شمارہ ۱

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ - /۷ روپے
ششماہی - /۴ ״
ممالک غیر - /۸ ״
فی پرچہ
۱۵ نئے پیسے

۶ ؍ صلح ۱۳۴۵ ہش | ۱۳ ؍ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ | ۶ ؍ جنوری ۱۹۶۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ ؍ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور اُن کی برکات سے جماعت کو متمتع فرمائے اور ہر طرح سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

قادیان ۴ ؍ جنوری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۰۔ ۴ ؍ جنوری کل دسویں روزے مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اپنے حصہ کا درس سورۃ توبہ تک آخر تک مکمل کر لیا اور آج مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے سورۃ یونس سے درس شروع کر دیا احباب جماعت ذوق شوق سے سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان اور قرآن کریم کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۰۔ ۴ ؍ جنوری پرسوں بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی عبد البقاء صاحب رحمانی فاضل دہلوی (جو حال ہی میں ربوہ سے آئے ہیں) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال اور خلافت ثالثہ کے انتخ…

وقفِ جدید کے سال نہم کا آغاز

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّــــــــاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ ہندوستان!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے علاوہ وقف جدید کی مبارک تحریک کا اجرا فرمایا۔ آج اس تحریک کا سال نہم شروع ہو رہا ہے ہندوستان میں اس تحریک کے ذریعہ آمدہ چندوں سے تبلیغ کی توسیع کا کام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس صیغہ کے معلمین کے ذریعہ اب تک چار سو سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ہندوستان میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے وسائل، حالات اور ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے توسیع تبلیغ کی صورت صرف اسی تحریک کے ذریعہ نظر آتی ہے تحریک ہٰذا کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا انتظار ہے۔ تحریک کی اہمیت کی یاددہانی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کے چند اقتباسات پیش ہیں تاکہ ان الفاظ سے احباب کو پھر اس تحریک کی اہمیت مستحضر ہو جائے

۱۔ "یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا ۔ ۔ ۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اتارے گا۔"

۲۔ "میرے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ کچھ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بیداری سے کام لے رہی ہے مگر کام کی اہمیت اور وسعت کو دیکھتے ہوئے ابھی آپ لوگوں کو قربانیوں کا معیار اور بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دیہاتی جماعتوں کی تربیت لاکھوں روپے خرچ کی متقاضی ہے۔ پس میں افراد جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بارے میں دلاوری سے کام لیں اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں تاکہ صحیح اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کیا جا سکے"۔

۳۔ "میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اس غفلت کا ازالہ کرنا چاہیئے، بلکہ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعتوں کی طرف سے نئے سال وقف جدید کے وعدے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ پیش ہوں۔ کیونکہ جب تک وقف جدید کی مالی حالت مضبوط نہ ہوگی ہم معلمین کی تعداد بڑھا نہیں سکتے۔"

۴۔ "وقف جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو۔ خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وقفِ جدید کا کام پھیل رہا ہے چندہ ضرورت سے کم ہے۔"

۵۔ "یہ تحریک بہت مبارک ہے اس لئے سب دوستوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ جن دوستوں نے وعدے کئے ہیں وہ ادا کریں اور جنہوں نے تاحال حصہ نہیں لیا وہ حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کے وارث ہوں۔"

احباب کرام! ہمارا ملک بڑا وسیع ہے۔ اسلام و احمدیت کی تبلیغ و ترویج و احیاء کے لئے ہماری مساعی ناقابلِ ذکر ہیں۔ بے شک احباب جماعت دیگر چندہ جات کی قربانی بھی کر رہے ہیں۔ لیکن وہ قربانی جو زیادہ تکلیف اٹھا کر کی جائے زیادہ ثواب اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ پس میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کار ثواب میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور کوئی فرد ایسا نہ ہو جو اس میں شامل نہ ہو۔ اس تحریک کا کم از کم چندہ سالانہ چھ روپے ہے۔ ہمارے ملک کی وسعت تقاضا کرتی ہے کہ سب احباب اس میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ ہم ملک کے ہر حصہ میں معلمین اور مدارس کا نظام وسیع کر سکیں۔

برادرانِ جماعت! یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اس نے اس کے کرنے کا ارادہ فرما لیا ہے۔ اور یہ ہو کر رہے گا۔ ہاں ہم سے ضرور سوال ہوگا کہ ہم نے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر کہاں تک عمل کیا ہے۔ و بنعم

نہ بذلِ مالی در راہش کسے مفلس نمی گردد — خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
ہمت ایں اجرِ نصرت را دہندش اے اخی ورنہ — قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

میں ان چند الفاظ کے ساتھ وقفِ جدید سال نہم کے آغاز پر جماعت کے احباب کی خدمت میں پہلے سے بڑھ کر اپنے وعدے پیش کرنے اور پھر جلد سے جلد ان کی ادائیگی کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ اس مبارک تحریک کا کام ہندوستان میں بطور انچارج میرے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ آپ کے قلوب میں تحریک فرمائے اور زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا وسیم احمد
انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

$1\frac{1}{55}$

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ زیرِ نگرانی صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۶۶ء

سال نو کا آغاز

۱۹۶۵ء ختم ہوا۔ اب ۱۹۶۶ء شروع ہو چکا ہے گذشتہ سال ملکی لحاظ سے بھی اور جماعتی پہلو سے بھی ناقابل فراموش رہے گا۔ واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ برسوں اکٹھے بسنے والے آپس میں اُلجھ گئے اور پوری تین ہفتہ کے قریب کھلے طور پر خوفناک جنگ کا بازار گرم رہا۔ دونوں طرف کس قدر شدید نقصان ہوا۔ اس کا اندازہ سردار دربارہ سنگھ وزیر داخلہ پنجاب کے ایک حالیہ بیان سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے ۳۰ر دسمبر کو بمبئی میں ایک پریس کانفرنس میں دیا۔ اخبار پرتاپ جالندھر میں شائع شدہ اس سلسلہ کی خبر کچھ اس طرح ہے:۔

”بمبئی ۳۰ر دسمبر پنجاب کے ہوم منسٹر شری دربارہ سنگھ نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستان کے ساتھ حالیہ لڑائی کی وجہ سے پنجاب کی اقتصادی حالت تباہ ہو گئی ہے۔ دھان۔ مونگ پھلی اور مکی کی فصلوں میں بھی کمی ہو گئی۔ ضلع فیروزپور میں کپاس کی فصل کو نقصان پہنچا ہے۔ بہت سی فصلیں خصوصاً سرحدی علاقوں میں اس لئے وقت سے پہلے کاٹنی پڑیں کہ کہیں دشمن کے چھاپہ مار فوجی ان میں پناہ نہ لے لیں جنگ کے بعد اب بھی سرحد پر پاکستانی تقریباً روزانہ ہی فائرنگ کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سرحدی قصبات سے کاروبار دوسرے مقامات کو منتقل ہو رہا ہے۔ صنعت بہت حساس ہے اور صنعت کار اپنے کارخانے دیگر مقامات پر لے جا رہے ہیں اور ان مقامات پر نئے کارخانے نہیں لگ رہے۔

سردار دربارہ سنگھ نے کہا کہ ان نقصانات کو پورا کرنے کے لئے نئے ٹیکس لگانے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں پر ٹیکس لگانا مناسب نہیں جنہوں نے پہلے ہی اس لڑائی میں تکلیف اُٹھائی ہے بلکہ سرکار کا ارادہ تو یہ ہے کہ زخمی جوانوں اور ان کے کنبوں پر کافی رقم خرچ کی جائے۔“ (پرتاپ ۳۱ر ۱۲)

یہ صرف مشرقی پنجاب کے نقصانات کا حال ہے۔ اس کے مقابل پر پاکستان کا نقصان تو اس سے کہیں زیادہ ہوا۔ جس صورت میں کہ ہمارا ملک قریب ہی زمانہ میں آزاد ہوا اور اُسے دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہونے کے لئے ابھی ایک لمبے عرصہ تک غیر معمولی جدوجہد اور پُرامن ماحول کی ضرورت ہے۔ مگر بدقسمتی سے دونوں ملکوں میں جنگ چھڑ گئی۔ جسے کسی صورت میں بھی اچھا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس سے کہیں زیادہ ضرورت دونوں ملکوں کو اپنی اقتصادی حالت کو سدھارنے اور اپنے معیار زندگی کو بلند کرنے اور زیادہ مضبوط بنانے کی ہے۔

نیا سال اس لحاظ سے اچھا شگون رکھتا ہے کہ روس کی کوشش سے دونوں متحارب ملکوں کے سربراہوں کو تاشقند میں باہمی نزاعی امور پر غور و فکر کے لئے جمع ہونے کا موقعہ ملا ہے خدا کرے کہ ان کی یہ ملاقات اور روسی نیتاؤں کی کوششیں بہتر نتائج پر منتج ہوں۔ اور ان کی یہ ملاقات دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور مخاصمت کے غبار کو دُور کرنے کا موجب ہو۔

پھر جماعتی لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وصال جماعت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جو ۱۹۶۵ء کے اوائل میں ہوا۔ ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی رات جماعت احمدیہ کو کبھی نہ بھولے گی جبکہ ۵۱ سال کی کامیاب و کامران قیادت کے بعد ہمارے محبوب امام ہمام ہمیشہ کے لئے ہم سے جُدا ہو گئے ۱۹۶۵ء کی اس اندوہناک یاد کے ساتھ ہی جماعت سے خدا تعالیٰ کی خاص رحمت اور اُس کے فضل کا کرشمہ اس طرح ظہور پذیر ہوا کہ اُسی نے اپنے فضل سے جماعت کو ہر قسم کے انتشار اور اختلاف سے محفوظ و مصئون رکھا۔ اور بلا تاخیر اُنہیں پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کی توفیق دی۔ جماعت میں استحکام خلافت کا وہ زبردست کام جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عمل میں لایا گیا۔ وقت آنے پر جماعت کو اس کے شیریں ثمرات سے حصہ دیا۔ اور جماعت پھر سے تازہ دم ہو کر خدمت و اشاعت اسلام کی منزل کی طرف تیزی سے بڑھنے لگی!! فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ ذالک من فضل اللّٰہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون ٭

رمضان المبارک

ادھر ۱۹۶۶ء کا نیا سال اس وقت شروع ہو رہا ہے جبکہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ ہے۔ خدا کرے سب کے لئے یہ مہینہ موجب برکت ہو۔ بہ گنتی کے دن بڑی تیزی سے گذر جاتے ہیں چنانچہ دیکھ لیں پہلا عشرہ ختم ہو گیا۔ اب دوسرا عشرہ جا رہا ہے خوش قسمت ہیں وہ مومن جنہوں نے اس مبارک ساعت کو پایا اور اس کی برکات کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش صرف کی۔ اور اس مہینہ کو خالص دعاؤں اور عبادات میں گذارا۔

بعض بزرگان کا فرمانا بالکل بجا ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ ہر قسم کی اسلامی عبادات کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ اس مبارک مہینہ کے شروع ہوتے ہی برکات کا اس قدر انتشار ہوتا ہے۔ ایسا ماحول تیار ہو جاتا ہے کہ بمطابق ارشاد نبوی گویا جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ ایسے عمدہ ماحول میں بھی اگر کوئی مسلمان اس کی برکات سے متمتع ہونے میں کوتاہی کرے تو یہ اس کی اپنی قسمت کا پھیر ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں اس مبارک مہینہ میں

- نمازوں کا غیر معمولی التزام۔ پنجگانہ نماز کے علاوہ نوافل بصورت تراویح اور بصورت قیام اللیل یعنی تہجد کے ادا کرنے کا زریں موقعہ اور شب بیداری۔
- قرآن کریم کا بکثرت تلاوت کرنا اور اس کے لئے غیر معمولی ثواب کا وعدہ۔
- صدقہ و خیرات کی کثرت اور اس کی مقبولیت۔
- آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کی تلاش اور اس کی برکات سے استمتاع

یہ سب اس مبارک مہینہ کی خصوصیات ہیں جن کی تفصیل سے ہر مومن بخوبی جانتا ہے۔ ضرورت تو بس عمل کی ہے۔ جس نے جس قدر عمل میں پختگی دکھائی اُسی قدر اس کی برکات سے اپنے دامن بھر لئے۔ سچ فرمایا حضرت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے روزے سے ہوتے ہوئے بھی جھوٹ بولنے اور بُرے کام کرنے سے اجتناب نہ کیا۔ خدا کی نگاہ میں اس کے روزہ کی کوئی قیمت نہیں اُس نے بھوکا پیاسا رہ کر خواہ مخواہ اپنے آپ کو تکلیف پہنچائی۔ اس لئے روزہ کی اصل روح یعنی لعلکم تتقون پر روزہ دار کی نگاہ ہونی چاہیئے۔ اگر اس کے نتیجہ میں ایک انسان کا تقویٰ ترقی کر رہا۔ اگر خدا کی خشیت اُس کے دل میں پیدا نہیں ہو رہی اور ذمہ داری کا احساس اُس کے اندر بیدار نہیں ہوتا تو صاف ہے کہ روزے نے کیا اثر دکھایا۔ پس کہ ان سب باتوں کے حصول کے لئے جہاں ہر شخص پوری جدوجہد سے کام لے وہاں بارگاہ الٰہی میں بکثرت دعا بھی کرتا رہے کہ اس مبارک مہینہ کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اسی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو رمضان المبارک کو ”دعاؤں کا مہینہ“ کہہ کر پکارا ہے۔ اور کیوں نہ اس مبارک نام سے اسے پکارا جائے جبکہ خود خدا تعالیٰ نے اس کے بارہ میں قرآن کریم میں فرمایا:۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔

اے میرے رسول اس مہینہ میں جب میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو اُن کو بتا دینا کہ میں اُن کے قریب ہی ہوں جس کا ثبوت یہ ہے کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو شرف قبولیت بخشنے کو تیار رہوں!!

اللہ اللہ کس قدر امید افزا ہیں یہ پیارے الفاظ اور کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مومن جو ان مبارک کلمات سے فائدہ اُٹھاتے اور رمضان شریف کے دنوں کو اس کی یاد میں گذارتے اور اُس کے قرب کے لئے سعی و جہد کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور ساری دنیا کو اس پیارے مذہب کے سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر غور کرنے اور اُن کو قبول کرنے کی توفیق دے کہ اسی میں اس کی نجات اور امن و سلامتی ہے!!

رمضان شریف میں فدیۃ الصیام و انفاق مال

از محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

رمضان شریف میں روزے کی فرضیت اسی طرح ہے جس طرح باقی ارکانِ اسلام۔ البتہ جو مریض یا کمزور بیمار ہو اور ڈاکٹر نے روزہ رکھنا منع کیا ہو کوئی بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے معذور ہو تو اُسے شریعت نے فدیہ دینے کی سہولت دی ہے۔

فدیہ یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو رمضان شریف کے مہینہ میں اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلایا جائے لیکن یہ صورت بھی جائز ہے کہ کسی ادارہ کو اس کا انتظام کر دیا جائے۔ جو دوست پسند کریں کہ ان کی رقم کسی مستحق درویش کو روزے رکھوا دیئے جائیں وہ فدیۃ الصیام کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں اس طرح ان کی طرف سے فرض کی ادائیگی ہو جائے گی اور غریب درویشوں کی امداد بھی ہو جائے گی۔

انفاق مال

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں ہر مومن کو اپنی توفیق کے مطابق صدقہ و خیرات پر زور دینا چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رمضان شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخاوت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ سو اس طریق کو بھی درست عمل جامہ پہنانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین ٭

انتخاب خلافت کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

سب سے پہلا روح پرور خطاب

(اور)

مفصّل روئداد اجلاس مجلس انتخاب خلافتِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد ربوہ میں حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد فرمودہ طریق کے مطابق تیسرے خلیفہ کا جس طریق پر انتخاب عمل میں آیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن روح پرور الفاظ سے جماعت کو خطاب فرمایا اس کی تفصیلات محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس کے ذریعہ بیان موصول ہوئی ہیں جنہیں احباب کی روحانی دلچسپی کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روداد اجلاس مجلس انتخاب خلافت احمدیہ

منعقدہ ۸۔ نومبر ۱۹۶۵ء بعد نماز عشاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۷ر ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قواعد مقررہ انتخاب جانشین کے مطابق نئے خلیفہ کا انتخاب عام حالات میں ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اراکین مجلس انتخاب کو اطلاع دی گئی اور اخبار الفضل میں بھی اعلان کیا گیا۔ مورخہ ۸ر ۹ر نومبر کی درمیانی شب بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس انتخاب خلافت کا باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا۔

سیکرٹری مجلس مشاورت نے ضابطۂ انتخاب منظور شدہ مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء پڑھ کر سنایا اور کارروائی اجلاس زیر صدارت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ شروع ہوئی۔ ہر رکن مجلس انتخاب سے مقررہ حلف نامہ پر دستخط بھی لئے گئے اور صدر مجلس نے زبانی طور پر بھی حلف لیا۔ حلف کے مقررہ الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اعلان کرتا ہوں کہ میں خلافتِ احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبائعین میں سے خارج کیا گیا ہو یا اس کا تعلق احمدیت یا خلافتِ احمدیہ کے مخالفین سے ثابت ہو۔"

بعد تلاوتِ قرآن مجید ہوئی جو محترم صدر مجلس کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضرت صدر مجلس نے حاضرین سمیت دعا فرمائی اور پھر فرمایا کہ:

"ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آج صبح ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب حضور رضی اللہ عنہ کے بعد جانشینی کا سوال درپیش ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انتخاب خلافت کے متعلق ایک ضروری ریزولیوشن مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء نے پاس کیا تھا جسے حضور نے منظور فرماتے ہوئے مجلس انتخاب خلافت مقرر فرما دی تھی جس کے اراکین کی فہرست اس کے مطابق ریزولیوشن مرتب کر کے امراء جماعت احمدیہ کو بھجوا دی گئی تھی۔ آپ وہ اراکین مجلس انتخاب خلافت ہیں جن کا کام اپنے حلف کے مطابق جو آپ نے ابھی اٹھایا ہے۔ نئے خلیفہ کا انتخاب کرنا ہے سو اب آپ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھتے ہوئے جو امانت انتخاب خلیفہ کی آپ کے سپرد کی گئی ہے اسے پوری دیانت کے ساتھ ادا کریں اور اپنی رائے پیش فرمائیں۔"

اس مختصر تقریر اور خطاب کے بعد حضرت صاحب صدر نے انتخاب کرایا اور اراکین کی بھاری اکثریت کی آراء کے مطابق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کے خلیفہ ثالث منتخب ہونے کا اعلان فرمایا۔

اس پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے صدر کی اجازت سے جماعتی اتحاد کی برکات اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کار فرما ہونے کا ذکر کرتے ہوئے پُر اثر مختصر تقریر فرمائی۔ اس موقعہ پر جملہ اراکین پر آسمانی سکینت کے نزول کا ایمان افروز منظر نظر آ رہا تھا ہر دل اس انتخاب پر مطمئن تھا اور ہر زبان پر الحمد للہ کا ورد جاری تھا۔ احباب نے اصرار فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ابھی بیعت لے لیں۔ آپ اس وقت پچھلی صفوں میں مسجد کے شمالی جانب تشریف فرما تھے۔ احباب کی درخواست پر آپ صدر مجلس سیکرٹری مشاورت اور محترم مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ ربہ اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کی معیت میں مسجد مبارک کے محراب میں تشریف لائے وہ عجیب سماں اور نہایت پُرکیف نظارہ تھا اپنے پیارے امام سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جدائی کے احساس سے دل زخمی تھے۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے مگر جماعتی اتفاق و اتحاد اور دوستوں کے قلوب کی اس یگانگت کو دیکھ کر سب رکن منتخب خلیفہ کی بیعت کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ نفوس میں اطمینان پیدا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے نزول فرما رہے ہیں۔ اب نہ کوئی اختلاف رائے تھا اور نہ کسی قسم کی کشمکش تھی۔

بیعت لینے سے پہلے منتخب خلیفہ کے لئے قواعد مقررہ کے مطابق ضروری تھا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے تجویز فرمودہ الفاظ ذیل میں قسم کھائے کہ

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں خلافتِ احمدیہ پر ایمان لاتا ہوں اور میں ان لوگوں کو جو خلافتِ احمدیہ کے خلاف ہیں باطل پر سمجھتا ہوں اور میں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے پوری کوشش کروں گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے لئے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی کوشاں رہوں گا۔"

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کھڑے ہو کر تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد رقت بھرے الفاظ میں اس عہد کو دہرایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطاب

عہد دہرانے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

"یہ ایک عہد ہے جو صمیم قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ عالم الغیب ہے۔ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ لعنتی ہے وہ شخص جو فریب سے کام لیتا ہے۔ میں نے آپ لوگوں کے سامنے دہرایا ہے۔ میں حتی الوسع تبلیغ اسلام کے لئے کوشش کرتا رہوں گا۔ اور آپ میں سے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی کا سلوک کروں گا۔ چونکہ آپ نے مجھ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس لئے میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی اپنی دعاؤں اور مشوروں سے میری مدد کرتے رہیں گے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے حقیر اور عاجز انسان سے وہ کام لے جو احمدیت کی تبلیغ اسلام کی اشاعت اور توحید الٰہی کے قیام کے لئے ضروری ہے اور اپنی رحمت فرماتے ہوئے میرے دل پر آسمانی نور نازل فرمائے اور مجھے وہ کچھ سکھائے جو انسان خود نہیں سیکھ سکتا۔

میں بڑا ہی کم علم ہوں۔ نا اہل ہوں، مجھ میں کوئی طاقت کوئی علم نہیں جب میرا نام تجویز کیا گیا تو میں لرز اُٹھا اور میں نے دل میں کہا کہ میری کیا حیثیت ہے پھر ساتھ ہی مجھے یہ خیال بھی آیا کہ ہمارے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی بہت سی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا تھا فرمایا ہے ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

جب ہمارے پیارے امام نے ان الفاظ میں اپنے خدا کو مخاطب فرمایا ہے اور اس کے حضور اپنے آپ کو "کرم خاکی" قرار دیا ہے تو ہما تو اس اپنے آپ کو "کرم خاکی" کہنے، اسے سے کوئی بھی نسبت نہیں رکھتا۔ لیکن ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ میں بے شک ناچیز ہوں اور ایک بے قیمت مٹی کی حیثیت رکھتا ہوں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ مٹی کو بھی نور بخش سکتا ہے اور اس مٹی میں بھی وہ طاقتیں اور قوتیں بھر سکتا ہے جو کسی کے خیال میں بھی نہیں آ سکتیں وہ اس مٹی میں ایسی چمک دمک پیدا کر سکتا ہے۔ جو سونے اور ہیروں میں نہ ہوں۔

غرض میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں اپنی کمزوریوں کو بیان کر سکوں اس لئے آپ دعاؤں سے میری مدد کریں۔ جہاں تک ہو سکے گا میں آپ میں سے ہر ایک سے بھلائی کی کوشش کروں گا۔ اختلاف تو ہم بھائیوں میں بھی ہو سکتا ہے لیکن اختلاف کو انشقاق اور تفرقہ اور جماعت میں انتشار کا موجب نہیں بنانا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت اور بعد میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ہر فرد نے یہ عہد کیا تھا کہ ہم جماعت میں تفرقہ پیدا نہیں ہونے دیں گے اور اس کے لئے جو قربانی بھی دینی پڑے ہم دیں گے۔ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ ہم اپنے مفاد کی خاطر جماعت کے مفاد کو قربان کر دیں بلکہ بہرصورت ہم جماعت کے مفاد کو مقدم کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی عطا فرمائی اور جو کام خدا تعالیٰ نے اُن کے سپرد کیا تھا اسے اُنہوں نے پوری طرح نبھایا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو ترقی دیں اور اس میں کمزوری نہ آنے دیں۔

اس بارے میں کل ایک دوست نے مجھ سے بات کرنا چاہی تو میں نے کہا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے خاندان میں کوئی فرد اپنے مفاد کے لئے جماعت کے مفاد کو قربان نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا ہر فرد خدا کا ہے، مسیح موعود کا ہے، جماعت کا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی کمزوری اور فتنہ نہ ہوگا۔

پس اب خدا تعالیٰ نے جو یہ ذمہ واری میرے کندھوں پر ڈالی ہے اور اس کام کے لئے آپ نے مجھے منتخب کیا ہے میں بہت کمزور انسان ہوں اسلئے آپکا فرض ہے کہ آپ دعاؤں سے میری مدد کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ میں اس ذمہ واری کو پوری طرح ادا کر سکوں اور خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام میں کوئی روک پیدا نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ترقی کرتا چلا جائے حتیٰ کہ اسلام دنیا کے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے۔

آپ مجھے اپنا ہمدرد اور خیر خواہ پائیں گے کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہماری اسی طرح تربیت کی ہے میں چھوٹا تھا اور اب اس عمر کو پہنچا ہوں ہم نے یہی محسوس کیا کہ حضور کو ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ میرے بچے دنیا کے لئے خیر کا منبع ہوں کسی کو اُن سے تکلیف نہ پہنچے۔ اس خواہش کا حضور نے اپنے شعر میں یوں اظہار فرمایا ہے ؎

انہیں خیری دیکھیں نگاہیں

پھر مجھے حوا ماں ملی (یعنی ام المومنین رضی اللہ عنہا) جس نے میری تربیت کی ویسی ازواج مطہرات کے بعد ماں کسی کو نہیں ملی۔ یعنی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا وہ ایسی تربیت کرتی تھیں کہ دنیا کا کوئی ماہر نفسیات ایسی تربیت نہیں کر سکتا۔

فرمایا: مجھے یاد ہے کہ ایک دو یتیم بچوں رہبن بھائی کو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پالا تھا۔ آپ نے انہیں اپنے ہاتھ سے نہلایا دُھلایا اور ان کی جوئیں خود نکالیں۔ مجھے وہ کمرہ بھی یاد ہے جہاں دسترخوان بچھا تھا اور جس پر حضرت اماں جان نے اپنے ساتھ ان بچوں کو کھانے کیلئے بٹھایا۔ لیکن معلوم نہیں مجھے اس وقت کیا سوجھی کہ میں ان کے ساتھ نہ بیٹھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس دن مجھے حضرت اماں جان نے کھانا نہیں دیا یہاں تک کہ شام کو میں نے خود مانگ کر کھانا کھایا۔

اس میں ایک سبق تھا۔ کہ جس کو دنیا یتیم کہتی ہے مسکین کہتی ہے خدا تعالیٰ کے بندے سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں اور ان کے نگران بنیں۔

خلافتِ ثالثہ کی بیعت کا روح پرور نظارہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد سنبھالنے اور درد انگیز ولولہ انگیز خطاب فرمانے کے بعد تمام اراکین نے بیعت کی اور کسی ایک فرد نے بھی تامل نہ کیا الفاظ بیعت کے ہر جملہ کو دہرانے میں اور دیگر ہمہ تن ساکت چہروں پر سکینت نازل ہو رہی تھی ایک یقین اور قربانی کا جذبہ اُبھر رہا تھا دل جل کر پاک صاف ہو رہے تھے اور دلی محبت کی تابانیاں چہروں کا نظارہ پیش کر رہی تھیں۔ اس موقعہ پر مجلس انتخاب کے ۲۰۶ اراکین حاضر تھے باقی ۲۵ اراکین پاکستان سے باہر ہونے یا بعض بیماری و معذوری کی باعث اجلاس میں ظاہری طور پر شامل نہ ہو سکے تحریری طور پر بیعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

یہ ساری کارروائی ساڑھے دس بجے شب تک ختم ہو گئی۔ مسجد مبارک کے باہر ہزارہا احمدی ماہی بے آب کی طرح منتظر تھے ان کا اصرار تھا کہ ان کو بھی بیعت کرنے کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ حضور کی اجازت سے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا گیا۔ مسجد کھچا کھچ بھر گئی اور جملہ حاضرین نے پگڑیوں وغیرہ کو پکڑ کر الفاظ بیعت دہرا کر خلیفۂ وقت کی بیعت کی۔ پھر ایک لمبی اور پُرسوز دعا ہوئی۔ اور مصافحہ و ملاقات کے بعد جملہ احباب مسجد سے روانہ ہوئے ہر احمدی کا دل زخمی تھا۔ مگر اسکے باوجود اس کی رُوح اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر سجدہ ریز تھی۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے جماعت کو کامل اتحاد اور مکمل یکجہتی کی نعمت سے نوازا ہے۔ اور دشمنانِ سلسلہ کی جھوٹی خوشیوں اور توقعات کو پامال کر دیا ہے۔ فللّٰہ الحمد رب السموٰت ورب الارض و رب العٰلمین۔

صدر مجلس	سیکرٹری مشاورت	مرتب روزنامہ
مرزا عزیز احمد	عبدالرحمٰن انور	محمد صادق

(الفضل ربوہ ۱۶۵ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال اور انتخاب خلافت ثالثہ کی ایک اور تفصیل

اخبار لاہور کے وقائع نگار کے مقالہ کے چند اقتباسات

"اریب ــــ اسلام کا نظام خلافت اقوام عالم کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ جو قوم اور جماعت کے تمام افراد کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک رشتے میں پرو کر ایک امام کے تابع کر دیتا ہے۔ اور پھر وہ قوم یا جماعت اپنے اس امام کے کھڑے ہو جانے پر کھڑی ہوتی اور بیٹھنے پر بیٹھتی ہے۔ ساری قوم اور ساری جماعت کے دل ایک ساتھ دھڑکنے لگتے ہیں۔

افادیت کا احساس

مجھے اس نعمت وحدانی کی اہمیت و افادیت کا احساس پچھلے دنوں ایک تبلیغی جماعت کے مرکز ربوہ میں اس کے دوسرے خلیفہ کی وفات اور تیسرے خلیفہ کے انتخاب کے مناظر دیکھنے سے ہوا۔ جو آج بھی نظام اسلام کی اس جلیل القدر رشتہ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سے ذاتی طور پر جو بھی تیکن آپ کے علمی کارناموں اور تبلیغ اسلام کی لافانی کامرانیوں سے بھلا کون صاحب نظر واقف نہیں کوئی دس ہی مہینے گزرے ہیں جب اس زیر تعمیر قصبے کے ایک وسیع میدان میں ہم نے ڈیڑھ سو زبانوں میں دنیا کے مختلف ممالک کو محسن انسانیت سرور کائنات حضرت نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ پر تقریریں کرتے اور دروہ فکینچتے سنا۔

زیارت کا سلسلہ

ہم پیر ۸ر نومبر ۶۵ء کو کوئی ساڑھے دس بجے ربوہ پہنچے۔ امام جماعت احمدیہ نے کوئی دو بج کر بیس منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔ اور نماز فجر کے بعد سے زیارت کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا۔

ہم جس لائن میں زیارت کے لئے کھڑے ہوئے وہ کوئی دو فرلانگ لمبی تھی۔ اور لمحہ بہ لمحہ اس کی لمبائی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ پیدل۔ بسوں۔ تانگوں۔ کاروں اور جیپوں کے ذریعہ پہنچنے والے زائرین اپنی گاڑیوں سے اترنے کے بعد سب سے پہلا کام یہی کرتے کہ اس لائن میں آ کر کھڑے ہوتے۔ مبادا اپنے اس امام کے آخری دیدار سے محروم رہ جائیں جس نے پورے ۵۱ سال تک انکی ایک شفیق باپ کی طرح ذہنی اور روحانی پرورش کی تھی۔ اور قضا و قدر کے اٹل نظام کے باعث جسے بعد میں ساری زندگی میں ایک نظر دیکھ لینا بھی ان کے بس کا روگ نہ ہوگا۔

اس لمبی قطار میں کھڑے ہونے والے چہروں پر جہاں تک نظر پڑی ہر آنکھ پیار کی اشک ٹپکتی ہوئی دکھائی دی۔ میرے آگے اور پیچھے کھڑے ہونے والے بوڑھوں اور نوجوانوں کی سسکیاں اور ہچکیاں تو صاف سنائی دے رہی تھیں۔ اور جو زیارت سے فیض یاب ہو چکے تھے اُن میں اکثر بچوں کی طرح اِدھر اُدھر بے سہارا بلکتے پھر رہے تھے۔ اس سارے عرصہ میں اندر سے لاؤڈ سپیکر پر صرف دو ہی آوازیں سنائی دیتی رہیں ــــ اوّل۔ زیارت کا یہ انتظام آپ ہی کی سہولت کے پیش نظر کیا گیا ہے تاکہ کوئی بھی محروم نہ رہ جائے اس لئے براہ کرم خدام کے ساتھ تعاون فرمائیے ــــ یا پھر درود شریف کی آواز جس کے لاؤڈ سپیکر پر سنتے ہی ساری قطار بلند آواز سے اس کی تلاوت شروع کر دیتی تھی کوئی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ہم اُس تاریخی کمرے تک پہنچے جس میں برف کی سلوں پر رکھی ہوئی ایک چارپائی پر وہ مطہر وجود ابدی نیند سو رہا تھا جس نے اقصائے عالم میں اسلام کی عظمت کا علم اس شان سے لہرایا کہ افریقہ کے بیسیوں ملکوں میں عیسائیت اپنی بساط لپیٹنے پر مجبور ہو گئی۔ جو بے سرو سامان تھا۔ لیکن اس کی بے سرو سامانی کے خمیر میں اس لازوال سوز روحانیت کی چنگاریاں مضمر تھیں۔ جنہوں نے مغربی حکومتوں کے کروڑوں پونڈوں کے بل پر عیسائیت پھیلانے والے مشنوں کے عزائم کو بھسم کر کے رکھ دیا۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اپنے حبیب و مطاع (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنے والوں کی جماعتیں قائم کر دیں۔

نئے امام کا انتخاب

اپنے پہلے امام کی حسرت آیات رحلت کے بعد زیارت کے علاوہ دوسرا اہم مسئلہ جو ہر چہرے اور ماتھے سے صاف پڑھا جا سکتا تھا۔ وہ نئے امام کے انتخاب کا تھا جو رات کے ۸ بجے مسجد مبارک کے (کمیرہ والے) اجلاس میں ساری جماعت کے نمائندگان اور بانی سلسلہ احمدیہ کے زندہ اصحاب خاص کے ذریعہ عمل میں آنا قرار پایا تھا ــ میں نے اس سلسلہ میں ایک ذمہ دار ناظر جماعت سے انتخاب کے ضوابط سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہیں تو انہوں نے بتایا:۔

- انتخاب خلافت میں کوئی شخص امیدوار نہیں ہو سکتا۔
- کوئی رائے دہندہ اپنی رائے کا دوسرے پر اظہار نہیں کر سکتا۔
- کسی قسم کے پراپیگنڈہ کی اجازت نہیں ــــ اور
- انہیں واقعی معلوم نہیں کہ ــــ اللہ تعالیٰ کی نگاہ انتخاب کس پر پڑنے والی ہے۔

یہ ناظر صاحب (جن کے سفید چہرہ پہ بزرگی برس رہی تھی اور دین کے جلال کا ٹھاٹھ بیٹھا گہرا تھا) جب تک مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ گفتگو کے وقفوں میں بھی مسنونہ دعائیں ہی پڑھتے رہے۔ مگر مجھے جانے کیوں اپنی صحافتی جسارت پر یہ زعم تھا کہ ــ میں کچھ نہ کچھ کرید نے میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اس کے لئے میں سب سے پہلے ادارہ انتخاب کے ایک ہیرسٹر رکن سے ملا۔ میں نے ان سے اپنا تعارف کرایا۔ پھر تعزیت کی۔ وہ میری تعزیت کے فقرات کو بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ سنتے رہے۔ دیر تک ان کی حالت بے تاب رہی۔ میں نے آئندہ امام کے متعلق اشارہ کیا تو کہنے لگے ــ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اس کی نگاہ بندہ نواز اس اہم ترین روحانی ذلیفہ کے لئے جسے چنے گی۔ اس کے لئے سب ارکان ادارہ انتخاب کے دلوں کو پھیر دے گی۔

اس کے بعد ایک شناسا بزرگ کی مدد سے میں بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک پچاسی ۸۵ سالہ بوڑھے حواری سے ملا۔ جس کی نہ سماعت تیز تھی نہ بصارت۔ انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ میں ایک مہمان اور زائر ہوں تو اپنے سارے ہم و غم کو بالائے طاق رکھ کر میرے لئے چائے بنانے کی غرض سے اُٹھے اور میں نے انہیں باصرار اس تکلف سے باز رکھا ــــ تھوڑی سی تعزیتی گفتگو کے بعد انتخاب خلافت کا ذکر چھیڑا تو فرمایا:۔

"ــــ نیا امام منتخب ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کسی کو علم نہیں ... ہم تو اس اجلاس میں صرف اس کا انکشاف سننے کے لئے جائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ خواہ وہ کتنا ہی گمنام انسان کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر سامنے لے آئیگا"۔

مرکزی لنگر خانے میں میری ملاقات ایک ادھیڑ عمر کے خالص دیہاتی بزرگ سے ہوئی۔ اُن سے گفتگو بھی انہی کے رنگ اور زبان میں ہوئی کہنے لگے:۔

"ــــ یہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے یہ اسی کا نظام ہے وہ جس کے لئے مومنوں کے دلوں میں تحریک پیدا کر دے گا ہم اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کے سپاہی و مطیع و جوہانی ہو جائیں گے۔ اور میرا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کا انتخاب کبھی غلط نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عاجز بندوں کو کبھی لاوارث اور بے سہارا نہیں چھوڑے گا"

اور یہ کہتے ہی ان کی آنکھوں سے موٹے موٹے پیار کے اشک ان کے سالن کی پلیٹ میں آ گرے۔ حلق روندھ گیا۔ اور وہ ہاتھ صاف کرنے کے لئے دسترخوان سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

وارفتگان کا اجتماع

پھر جوں جوں اجلاس کا وقت قریب آتا گیا مسجد مبارک کے سامنے والے بازاروں سڑکوں اور میدان میں وارفتگان کا اجتماع لحظہ بہ لحظہ زیادہ ہوتا چلا گیا۔ بعض بیرونی ارکان کو لانے میں تاخیر کے باعث یہ اجلاس سات کی بجائے نو بجے کے بعد شروع ہوا۔ مسجد سے لاؤڈ سپیکر ہٹا لیا گیا۔ اب باہر سے کوئی شخص اندر اور اندر سے باہر آ جا نہیں سکتا تھا۔ البتہ ہر آدھ گھنٹے کے بعد فضا میں کسی اعلان کی جانب سن کر بڑے دروازے کی طرف تشنگان روحانیت ضرور لپک لپک پڑتے تھے کہ ــــ سوا دس بجے کے قریب ایک بلند آواز فضا میں یوں مرتعش ہوئی ــــ اب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بیعت لیں گے ــــ جس کی فوراً ہی یوں تصحیح کر دی گئی ــــ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ جماعت سے بیعت لیں گے ــــ اس کے ساتھ ہی باہر کے منتظر و مضطرب احباب کو

اندر آجانے کی اجازت مرحمت ہوئی۔ اور امامت و قیادت سے متعلق مبارک ہیں فرزند ان ہونے والی نئی شمع کی طرف پروانہ وار دوڑنے اور بڑھنے لگے۔ بلکہ ہر قسم کے ہم و غم سے بے نیاز ہو کر ایک نعرہ تکبیر ہائے تکبیر بھی بلند ہوتے ——— انتخاب کے سارے عرصے میں مسجد سے علیحدہ ایک عمارت سے بار بار احباب کو درود شریف اور مسنونہ دعائیں پڑھنے کی تلقین ہوتی رہی ——— اس پہلی بیعت کا منظر بے حد رقت آمیز تھا۔ خود نئے امام کی آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے اور ان کی آواز کی ملونزش اور ارتعاش سے یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے ایکا ایکی ان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری آپڑی ہے۔ دعا کے بعد بھی ان کی اشکوں سے ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں ماحول میں چاروں طرف گھوم گھوم کر اپنے رب سے اس فریضۂ جلیلہ کی انجام دہی کے لئے استقامت طلب کرتی رہیں۔

انتخاب کی تفصیل

بعد میں اجلاس کے ذمہ دار ناظم کی زبانی علم ہوا کہ اجلاس میں ارکان کی اکثریت نے حصہ لیا۔ نئے امام کے لئے صرف دو نام پیش ہوئے۔ پہلا ——— حافظ مرزا ناصر احمد صاحب دہریوی فاضل ایم۔ اے آکسفورڈ کا۔ اور دوسرا صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا ——— بالترتیب ۱۳۱۔ اور ۴۳ ووٹوں کی آراشماری کے بعد جونہی صدر مجلس نے حافظ مرزا ناصر احمدؒ کے بھاری اکثریت سے انتخاب کا اعلان کیا ہر طرف سے فوری طور پر بیعت لئے جانے کا تقاضا شروع ہو گیا۔ مگر حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے آس پاس کہیں نظر نہ آتے تھے۔ نگاہیں جستجو کے لئے بیقرار ہوئیں۔ اتنے میں مرزا رفیع احمد صاحب نے انہیں ڈھونڈ نکالا۔ ان کی گردن پر بوسہ دیا۔ اُن سے معانقہ کیا اور بیعت کے لئے اُن کے ہاتھ پر سب سے پہلے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور اس کے بعد تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اطاعت و عقیدت کے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ محبت و ارادت کا ایک سیلاب ہے کہ بس امڈا ہی چلا آتا ہے۔

رات گئے تک تجدید بیعت کا یہ سلسلہ جاری رہا اور اس کے بعد جب احباب اپنی فرودگاہوں کی جانب لوٹے۔ تو اُن کے چہروں پر نگاہوں سے ارجھل ہو جانے والوں کی دائمی مفارقت سے غم و اندوہ کے ساتھ ساتھ ایک عجیب و غریب قسم کی اثر آفروز سکینت و طمانیت بھی تھی ——— خوف کے بعد حاصل ہونے والے امن کا تاثر ہوا نہیں ان کے رب نے اسلام کے قائم کردہ نظام خلافت کی برکات کے طفیل عطا کیا تھا۔ مجھے دیکھ کر میرے دل سے بے اختیار یہ دعائیہ الفاظ نکلے۔

"——— میرے اللہ کیا یہ ممکن نہیں کہ جس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اسلام کے اس نظام کو حرزِ جان بنا رکھا ہے۔ ساری کی ساری دنیا ہی اسلام ہی اپنا لے اور سارے عالم اسلام کی ایک ہی آواز ایک ہی عزم اور فکر کا سرا ایک ہی انداز ہو جائے ——— اسے اللہ ! یہ نظام تیرے کرم سے پھر ایک دن قائم ہو جانے والا ہے تو مجھے اس مبارک دن کی برکات دیکھنے تک ضرور زندہ رکھیو ——— "

غم و اندوہ کے اس سارے عالم میں حقائق کے یہ پہلو بار بار میرے فکر کی نگاہوں کے سامنے آتے جاتے رہے کہ گو جماعت کا پہلا امام سات سال سے زائد عرصہ سے فریش بستر علالت تھا ——— گویا اس قرب میں بھی ایک مسلسل ابتلا کی سی کیفیت تھی اور جماعت کو اس مخلصانہ قیادت سے محرومی کی پورے سات سال سے مسلسل تربیت ہو رہی تھی۔ اس کے باوجود آج بھی حالت یہ تھی کہ ہر آنکھ اشکبار تھی ہر پیشانی غمگین تھی اور ہر آواز میں لرزش تھی۔

اگر خدانخواستہ آج سے سات سال قبل کسی مختصر سی علالت کے بعد جماعت اپنے محبوب امام سے محروم ہو جاتی۔ تو ان کی کیا کیفیت ہوتی۔ اور اس سے بھی کیا کیا حادثات نہ ہو جاتے۔ یہ بھی یقیناً اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہی تھا کہ اُس نے پہلے سواسات سال تک ان کے دلوں اور روحوں کو اس عظیم صدمے کی برداشت کے لئے تیار و ہموار کر لیا۔ اور جب دوسری امت کی اس جبری و عارضی علیحدگی کے عبوری عرصے میں ایک فرد ساری دنیا میں پھیلی ہوئی۔ اس جماعت کی قیادت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو گیا تو اُسے ایک رات آرام سے اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر

جناب نسیم سیفی صاحب بی۔ رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

باطل کے وہ سند لکوں پہ ہر اک لمحہ مسلّط
وُہ جلوۂ صد رشکِ قمر یاد رہے گا

ذروں کو کیا انجمِ افلاک سے برتر
کس کو نہ ترا حسنِ نظر یاد رہے گا

تھی تیری مسیحا نفسی دہر میں مشہور
اب تیری دعاؤں اثر یاد رہے گا

وہ مجلسِ عرفاں میں تری نکتہ نوازی
ہر بات تھی ناشفتہ گہر یاد رہے گا

بھولے گی نہ خطبوں میں تری سحر نوائی
تقریر کا وہ رنگِ دگر یاد رہے گا

شمشیر برہنہ تھا قلم کفر کے سر پر
اسلام کے حق میں تھا سپر یاد رہے گا

بیدار کیا خدمتِ اسلام کا جذبہ
لَو تُو نے دینِ محمدؐ کی لگا دی

ہر دل کو دیا جرأتِ بیباک کا تحفہ
ہر آنکھ میں امید کی اک جوت جگا دی

مانندِ براہیم ترے بھی ہیں پرندے
آئے وہ ترے پاس جنہیں تو نے صدا دی

ہر معترضِ آیۂ قرآن خجل تھا
قرآن کی اُسے تُو نے جو تفسیر سنا دی

ہر مُلک کو تبشیر کا میدان بنایا
توحید کی ہر خطّے میں کی تو نے منادی

ہر بات تری حاملِ افضالِ الٰہی
ہر لحظہ تڑپتی ہوئی رُوحوں کو غذا دی

..یوں تیری جُدائی ہمیں منظور نہیں ہے
جانے نہ تجھے دیں یہ یہ مقدور نہیں ہے

الٰہی بشارات کی روشنی میں صداقتِ احمدیت

تقریر جلسہ سالانہ قادیان بابت ۱۹۶۵ء

(۱)

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی

انیسویں صدی سے انسانیت کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے اس صدی میں دنیا کی مذہبی حالت میں ایک عظیم الشان تغیر آتا ہے۔ دنیا خدا کو بھلا کر اپنے علم و عقل۔ صنعت و حرفت۔ ساز و سامان خود ساختہ تہذیب و تمدن کو دنیا کا خدا بنا لیتی ہے۔ عارضی زندگی کی دلفریبیوں میں لوگ ایسے مست ہو جاتے ہیں کہ انانیت اور خودی کے سوا کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

نشہ میں طاقت کے پرستار چلا اٹھتے ہیں

God is dead,
God died of his
Pity for man

خدا مر گیا ہے اور خدا کی موت انسانوں پر رحم کی وجہ سے ہوئی اور طاقتور لوگوں نے یہ سمجھا کہ وہی عمل نیک اور وہی قول سچ ہے جو زبردست کرے یا کہے

Only the Strong.
man will be truth
full. might is
Right.

یورپ والوں نے خودی اور انانیت کے رستہ میں خدا کو حائل دیکھا تو اسے اڑا دیا اور ایشیائی لوگوں نے افسانہ خوانی میں لطف پایا۔ اور انبیوں کی طرح عمل سے بے نیاز ہونے کے لئے یہ قصہ گھڑ لیا کہ اب انسانی فہم و ادراک اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ اسے نبوت کی زنجیروں میں اسیر نہیں رکھا جا سکتا۔ اب کوئی ایسا انسان نہیں آ سکتا جو خدا سے ہدایت پا کر کھڑا ہو۔ اس حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

مغرب نہ تو بیگانہ مشرق ہمہ افسانہ
وقت است کہ در عالم نقش دگر انگیزی
(اقبال)

یورپ خدا سے برطرف ہو کر اور ایشیا افسانوں میں گم ہو کر مطمئن نہیں ہو سکا۔ اور یورپ ہو یا ایشیا دنیا کا ذی علم طبقہ اس بات کو محسوس کرتے ہوئے انسان دنیا کے موجودہ حالات کو دیکھ کر یہ بھی چلا رہے ہیں کہ اس وقت کسی ہادی اور رہنما کی ضرورت ہے جو اس ڈوبتی ناؤ کو کنارے لگائے۔ چنانچہ زرتشتی ہوں یا یہودی۔ نصاریٰ ہوں یا ہندو مسلمان ہوں یا کوئی اور قوم سبھی ایک موعود کی انتظار میں ہیں۔ زرتشتی ایک فارسی الاصل کی انتظار میں۔ یہودی و نصرانی عیسیٰ کے لئے چشم براہ۔ مسلمان مہدی کے منتظر ہیں تو ہندو کرشن کی آمد ثانی کے۔

اگر ویدوں میں لکھا ہے کہ

یعنی احمد اپنے روحانی باپ سے طاقت حاصل کر کے آئے گا تو گیتا میں یہ لکھا ہے

یعنی جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی زیادتی ہوتی ہے تب میں پرکٹ ہوتا ہوں۔

اور گورو نانک جی رحمۃ اللہ علیہ تو اس مرد حق کی جائے پیدائش تک بتا گئے۔ بدھوں میں یہ عام روایت ہے کہ میتریا قوموں کو برکت دینے کے لئے میت جلد زمین پر نازل ہوگا۔ جاپان میں ”ایدہ“ کی انتظار ہے جو احمد نام کی دوسری شکل ہے۔

الغرض دنیا کا کوئی ملک اور کوئی مذہب ایسا نہیں جو اس بات کو تسلیم نہ کرتا ہو کہ اس موعود مصلح کا وقت یہی تھا کیونکہ لوگ واقعی خدا سے غافل ہو گئے ہیں۔ نہ صرف غافل بلکہ خدا کو چھوڑ بیٹھے ہیں

زمانہ کے نازک حالات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے وعدوں کے مطابق ہندوستان کی مقدس سرزمین ہاں رشیوں اور منیوں کی سرزمین۔ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی سرزمین کو انتخاب فرمایا۔ اور مشرق سے وہ آفتاب طلوع ہوا اور اس نے یہ اعلان کیا

”خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۱)

پھر فرمایا

”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ نہ محض قال کے ذریعہ ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگاؤں۔ اور یہ سب میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔“

(لیکچر اسلام صفحہ ۳۴)

اگرچہ زمانہ ایک مصلح کی ضرورت کا اعلان کر رہا تھا مگر جب خدا کا مصلح عین وقت پر پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے آ گیا تو جیسا کہ پہلے سے یہ سنت چلی آتی ہے کہ تاریکی کے فرزند اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے برگزیدہ لوگوں کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ آپ کے ساتھ بھی یہی ہوا اور آپ کے دعویٰ کو سن کر نا ریک روحیں آپ کے خلاف کھڑی ہو گئیں

انبیاء علیہم السلام کا یقین چونکہ خدا پر ہوتا ہے اسلئے وہ بڑے زور و غ دل سے ہی یہ کہتے ہیں کہ بے شک تم لوگ ہماری مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاؤ مگر بالآخر ہم ہی کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کی صداقت کے سلسلہ میں ایک معیار پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں

عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً۔ (سورۃ جن ع ۲)

خدا عالم الغیب ہے اور وہ اپنے مصفیٰ غیب سے اپنے رسولوں کو مطلع کرتا ہے

آج میں صرف ایک معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی صداقت کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔

خدا کی حفاظت

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ پر آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ کو قتل کرنے تک کے منصوبے سوچے گئے۔ آپ نے خدا سے خبر پا کر اس وقت آگاہ کیا کہ مجھے خدا نے الہاماً فرمایا ہے۔

ان لم یعصمک الناس فیعصمک اللہ من عندہ یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس

براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۰

حضور اپنی کتاب نزول المسیح میں پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) ”اگرچہ لوگ تجھے نہ بچائیں یعنی تباہ کرنے کی کوشش کریں گے مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور بچائے گا اگرچہ لوگ بچانا نہ چاہیں۔

اب دیکھئے کس قدر اور شان کی پیشگوئی ہے اور بچانے کے لئے مکرر وعدہ کیا گیا ہے اور اس میں صاف وعدہ کیا گیا ہے کہ لوگ تیرے تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے کوشش کریں گے اور طرح طرح کے منصوبے تراشیں گے مگر خدا تیرے ساتھ ہوگا اور وہ ان منصوبوں کو توڑ دے گا اور تجھے بچائے گا۔ اب سوچو کہ کونسا منصوبہ ہے جو نہیں کیا گیا۔ بلکہ میرے تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے طرح طرح کے مکر کئے گئے۔ چنانچہ خون کے مقدمے بنائے گئے۔ بے آبرو کرنے کے لئے بہت جوڑ توڑ عمل لائے گئے۔ ٹیکس لگانے کے لئے منصوبے کئے گئے۔ کفر کے فتوے لکھے گئے۔ قتل کے فتوے لکھے گئے۔ لیکن خدا نے سب کو نامراد رکھا اور اپنے کسی فریب میں کامیاب نہ ہو سکے۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۵۱)

پھر کس رقت اور یقین کے ساتھ فرماتے ہیں:-

"میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اس کے منہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون۔ اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

پھر فرمایا:-

"اے لوگو یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳)

پھر فرمایا:-

"دشمنی کر دو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو۔ اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۷)

چنانچہ آپ ایک منظوم کلام میں دشمنوں کی کوششوں اور خدا کی مدد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ رک سکے ان سے مقصد ہمارے
مقابل پہ میرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
گرائے ہیں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے

چنانچہ ایک جہان گواہ ہے کہ باوجود شدید مخالفت کے اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کو کامیابی اور آپ کے دشمنوں کو ناکامی عطا کی۔

جماعتی ترقی

آپ نے اس عالم الغیب خدا سے خبر پاکر یہ بھی اطلاع دی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری جماعت کو بہت ترقی دے گا۔ میری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دیگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حسب ذیل بشارات ملیں

(الف) "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کیساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔ تذکرہ نیا ایڈیشن صفحہ ۱۴۵

(ب) "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا اور تیرا ذکر بلند کرونگا اور تیری محبت دلوں میں ڈالدونگا۔" تذکرہ صفحہ ۱۹۱ نیا ایڈیشن۔

(ج) "میرے رب نے میری طرف وحی کی اور مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری نصرت فرمائیگا یہاں تک کہ میری دعوت اور میرا اسلام زمین کے مشارق و مغارب یعنی زمین کے کناروں تک پہنچ جائیگا (لجۃ النور)

(د) اِنّی حاشِرٌ کل یوم یا تونك جلبًا انی انرت مکانک تنزیل من اللہ العزیز الرحیم (تذکرہ صفحہ ۲۰۳)

یعنی میں ہر ایک قوم سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے مکان کو روشن کر دیا یعنی اس تاریکی کے وقت میں میں تجھے روشنی عطا کروں گا اور سعید روحیں تیرے مکان کو روشن دیکھ کر روشنی حاصل کرنے کیلئے گروہ در گروہ تیرے مکان کا قصد کریں گی۔

ایشیا سے بھی لوگ تیرے پاس آئینگے! افریقہ سے بھی آئیں گے۔ امریکہ سے بھی آئینگے یورپ سے بھی آئینگے۔ آسٹریلیا اور انڈونیشیا سے آئینگے چین اور جاپان سے بھی آئینگے جزائر سے بھی لوگ آئینگے۔ غرضیکہ ہر براعظم اور ہر ملک سے اور ہر قوم سے اور ہر مذہب کے لوگ تیرے مکان میں آکر پناہ گزین ہونگے۔

اور فرمایا یہ پیشگوئی کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔

چنانچہ انہی الہامات کی بنا پر سنہ ۱۹۰۵ء میں آپ نے جماعت کی ترقی کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی ان الفاظ میں بیان فرمائی:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلا دیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کردیگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا یہانتک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئینگے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا ..... سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کرلو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تجلیات الٰہیہ ص۲)

یہ جماعت احمدیہ کی ترقی کی حالت ہے جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر بیان فرمائی۔ ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا بھی درمیانی عرصہ میں آئینگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ

منقولات

سچی باتیں

علامہ غلام علی آزاد بلگرامی (رحلت ۱۲۰۰ھ) کا شمار ممتاز علماء دین میں نہ سہی، بہرحال وہ اپنے وقت کے ایک یگانۂ روزگار فاضل علم و ادب اور ایک مستند اہل قلم و صاحب نظر تھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں سے ایک کا نام سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان ہے۔ اور وہ عربی میں ہے۔ اور اس کا زمانہ تالیف ۱۱۷۷ھ ہجری مطابق ۱۷۶۳ء عیسوی ہے۔ پہلا باب ہندوستان کے مذہبی فضائل پر ہے۔ عنوان ہے۔ فی ماجاء فی الہند من التفسیر والحدیث اس میں ان ساری روایتوں کو اکٹھا کر دیا ہے؟ ہندوستان کی فضیلت میں تفسیر اور حدیث کی کتابوں میں درج ملتی ہیں۔ بڑی تقطیع کے ۲۰ صفحہ اسی کے لئے وقف ہیں روایتیں کثرت سے اس مضمون کی ہیں، کہ حضرت آدم جب جنت سے نکال کر زمین پر بھیجے گئے تو وہ ہندوستان ہی کے انتہائی جنوبی حصہ سراندیپ یا لنکا میں اتارے گئے۔ اور حضرت حوا جدہ میں۔ روایتوں میں حوالے سیوطی کی درمنثور کے اور تفسیر زاہدی کے، اور شیخ علی رومی اور امام غزالی کی بعض کتابوں کے ہیں۔ اور انہیں روایتوں میں یہ بھی ہے کہ وحی الٰہی کا اول نزول ہند ہی میں ہوا۔ حضرت آدم کے اوپر بہ واسطۂ فرشتہ جبرئیل اور اذان کی آواز بھی سب سے اول ہند ہی میں بلند ہوئی۔ حضرت آدمؑ کی رفع وحشت خاطر کے لئے حضرت جبرئیل کی زبان سے یہ روایتیں اگرچہ صحیح و مستند کوئی بھی نہیں۔ لیکن ہیں پرانی پرانی، یعنی آزاد بلگرامی ہی کے زمانہ کی نہیں بلکہ پانسو اور سات سو سال قبل کی، بلکہ بعض میں حوالہ تو ابن جریر طبری کا ہے۔ یعنی زمانۂ رسالت سے کل تین سو سال بعد کا۔ مقصود اس تذکرہ سے یہ ہے کہ ہندوستان کی مذہبی عظمت کا عقیدہ امت کے مذہبی طبقہ میں رائج اتنے زمانۂ قدیم سے ہے۔ اور ادبیات اسلامی داخل گویا ایک ہزار سال سے ہے۔ اور خود آزاد کی اس کتاب کی تالیف کو دو سو سال سے اوپر ہو چکے۔ اس لئے یہ دعوی کہ مسلمان ہندوستان کو ہمیشہ دشمنی اور حقارت ہی سے دیکھتے رہے۔ سراسر بے خبری اور لاعلمی ہی پر مبنی ہے ــــــ اور یہ روایت تو بہت ہی شہرت پائے ہوئے ہے۔ کہ جنت سے چار دریا زمین پر بھیجے گئے۔ ان میں سے ایک دریا سیحون نامے ہندوستان کے حصہ میں آیا، اس کے متعلق ہمارے زمانہ کے مشہور فاضل و محقق مولانا سید سلیمان ندوی نے سنہ ۱۹۲۹ء میں یہ سوال پیش کیا تھا۔ کہ کیا اسے دریائے گنگا سمجھا جائے؟ اور یہ سوال ان کی کتاب عرب و ہند کے تعلقات کے شروع میں نقل ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی نقل ہوا ہے کہ یہ ہندی دریا دریائے سندھ تھا۔ اور، اور تو اور یہ قول خود حضرت رسالت مآب کی طرف صدیوں سے منسوب چلا آرہا ہے کہ "مجھے ہندوستان کی طرف سے ربانی خوشبو آرہی ہے ـــ" کیا دشمنی اور تحقیر کے جذبات کے ساتھ ایسی روایتیں جمع ہو سکتی ہیں!

(صدق جدید ۱۲/۲۵ ۴۴)۔

بدر | اس کے متعلق ہم اپنا نقطۂ نظر کسی اور موقعہ پر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ نے جو استعدادیں تم کو دی ہیں اُن سے پورا پورا فائدہ اُٹھاؤ

خدا نے خدمتِ اسلام کیلئے تمہیں چُن لیا ہے محنت کے ساتھ دعا سے کام لو

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خدام سے خطاب

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے آئے ہوئے خدام کے افادہ کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء کی شام آٹھ بجے ایک تربیتی اجلاس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ اور اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے زریں نصائح سے خدام کو نوازیں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے از راہِ شفقت خاکسار کی یہ درخواست منظور فرمائی۔ اور ہمارا یہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب آف بھاگل پور نے کی۔ مکرم عبدالحکیم صاحب ملکانہ نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ جس کے بعد خاکسار نے خدام کا عہد دہرایا اور مختصر الفاظ میں اس تربیتی اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ کہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام کے ساتھ ہم نوجوان اس رنگ میں بھی فائدہ اُٹھائیں اور اس پروگرام کو رفتہ رفتہ زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ خاکسار کے تعارف کے بعد مکرم محمد عبدالقیوم صاحب حیدرآبادی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

خدمتِ خلق

اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد کی "خدمتِ خلق" کے موضوع پر ہوئی۔ فاضل مقرر نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو چار پرندے سدھانے کی جو ہدایت فرمائی ہے اس میں دراصل یہ نکتہ ہے کہ جب قوم میں بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں اور عورتوں کے ان چار شعبوں کی تنظیم ہو جائے۔ وہ قوم زندہ جاوید ہو جاتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس نکتہ کو خوب سمجھا اور اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ حضور نے نوجوانوں کی تنظیم کا سب سے اولین پروگرام خدمتِ خلق رکھا کہ تم دنیا میں اپنا وجود منفعت بخش بناؤ۔ مقرر نے قرونِ اولیٰ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بعض ایثار و قربانی اور خدمتِ خلق کے واقعات سنا کر اپنی تقریر کو ختم کیا

وقارِ عمل

اس عنوان پر مکرم سید مشتاق احمد صاحب سیکرٹری وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ خدا کی ہے اور اسلامی تعلیمات کو عملی جامہ پہنانا اس کا مقصدِ اولین ہے خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبوں میں سے ایک شعبہ وقار عمل ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ نوجوان اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور کسی بھی کام کو ذلیل نہ سمجھیں اور نوجوانوں میں مومنانہ شان اور وقار پیدا کیا جائے۔ موجودہ دور میں اکثر نوجوان اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے محتاج بن کر رہ جاتے ہیں۔ جب ہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں گے۔ تو ہماری استعدادیات بھی اچھی ہوں گی۔ اخلاقی حالت بھی درست ہوگی مذہب کو تقویت پہنچے گی۔ اور غلامی دور ہوگی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض حوالجات پڑھ کر سنائے۔ اور اپنی تقریر ختم کی۔

تبلیغ

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم سید داؤد احمد صاحب آف بہار کی "تبلیغ" کے موضوع پر تھی۔ انہوں نے بتایا کہ تبلیغ کے معنی لغت میں پہنچانے کے ہیں۔ اور اصطلاح اسلام میں اسلام کی اچھی بات پہنچانے کے ہیں۔ آیاتِ قرآنیہ سے آپ نے تبلیغ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتلایا کہ تبلیغ چار طریق سے کی جا سکتی ہے جو ایک دوسرے سے ایسے منسلک ہیں کہ انہیں علیحدہ نہیں کیا جا سکتا اور وہ چار طریق یہ ہیں۔ زبانی۔ جانی۔ مالی اور لٹریچر کے ذریعہ۔ ان طریقوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد ہی یہی تھا کہ موجودہ دور کی تمام تہذیبوں کو توڑ کر ایسی عمارت تعمیر کریں جو قرآن مجید کے بیان کردہ اصولوں کے مطابق ہو۔

اس تقریر کے بعد مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ متعلم مولوی فاضل کلاس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم "تعریف کے قابل ہیں یا رب تیرے دیوانے" پڑھ کر سنائی۔

تربیت

مکرم محمد احمد صاحب آف بہار نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مغربیت کی رَو میں بہتے ہوئے اس زمانہ میں ہم اپنے آپ کو زندہ خدا کا پیش کرنے والا کہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے ہر کام کو خدا کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اپنے مافی الضمیر کو واضح کرنے کے لئے مقرر نے انجن کی مثال دی۔ کہ اگرچہ اس کے کل پُرزے مکمل ہی کیوں نہ ہوں جب تک اس کے بوائلر (Boiler) میں آگ نہ لگائی جائے گی تب تک وہ کام نہیں کرے گا۔ چلے گا نہیں۔ اسی طرح ہم لوگ بھی اس رنگ میں سوچیں کہ اصل سٹیم ہم ہی ہیں۔ دنیا ہمارے نمونے کی محتاج ہے۔ جب ہم یہ خیال کرتے رہیں گے تو منزلِ مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کا خطاب

متذکرہ بالا تقاریر کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اُسے دنیا کے ہر خطے میں آباد کیا۔ کہیں سخت گرمی ہے اور کہیں سخت سردی ہے اور کہیں سخت بارش ہے اور کئی خطے ایسے ہیں جو ان کے برعکس ہیں۔ لیکن انسان کے جسم میں خدا تعالیٰ نے ایسی صلاحیت پیدا کر دی ہے کہ وہ ہر قسم کے موسم کو برداشت کر لیتا ہے گو کچھ وقت کے لئے کسی نئے موسم میں جا کر اسے تکلیف ضرور محسوس ہوتی ہے۔ مگر بعد میں وہ اس موسم کا عادی ہو جاتا ہے گویا خدا تعالیٰ نے انسان کے جسم میں ایسی صلاحیت رکھ کر ایک بات تو یہ بتا دی ہے کہ انسان بڑے نامناسب حالات میں بھی زندگی گذار سکتا ہے۔ ہمارے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال موجود ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ آپ اپنے آرام کے لئے بہت کچھ حاصل کر سکتے تھے۔ آپ نے جفاکشی اختیار کی۔ غربت اختیار کی۔

خدام الاحمدیہ نوجوانوں کی تنظیم ہے اور اس عمر میں تم جیسی عادتیں ڈالو گے ویسی ہی پختہ ہو جائیں گی۔ سستی اور آرام طلبی سے ترقیات نصیب نہیں ہوا کرتیں۔ محنت سے کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قریب رہنے والے جانتے ہیں کہ سورۃ یونس تا کہف والی تفسیر کبیر آپ نے بیماری کی حالت میں ڈیڑھ دو مہینے میں مکمل کی اور اتنی محنت سے حضور کام فرماتے تھے کہ بسا اوقات چوبیس چوبیس گھنٹے کام کرتے ہوئے گذر جاتے۔

انسان کی زندگی محدود ہے اور اس زندگی میں علوم کے اتنے شعبے ہیں کہ ساری عمر میں بھی اگر انسان انہیں حاصل کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ مگر کامیاب زندگی وہی ہے جس میں زیادہ سے زیادہ شعبوں میں کمال حاصل کیا جائے اور اس محدود زندگی کو نافع الناس بن کر گذارا جائے۔ قرآن مجید نے زندگی بڑھانے کا یہی طریق بیان کیا ہے کہ "اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ"۔ پس خدا تعالیٰ نے جو استعدادیں تمہیں دی ہیں اُن سے پورا پورا فائدہ اُٹھاؤ۔ ان تمام چیزوں کے حاصل کرنے کے بعد بھی اگر ناکامی کا اندیشہ ہو تو پھر دعاؤں سے کام لو۔ خدا تعالیٰ ضرور تمہارے لئے آسانیاں پیدا کر دے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ فاتحہ کے معارف کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور اس کے نتیجہ میں حضور فرماتے تھے۔ کہ میں جب بھی سورۃ فاتحہ پر غور کرتا ہوں تو اس کے نئے معنے سمجھ میں آتے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ پس میں اپنے نوجوان بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین قویٰ اور استعدادیں دے کر بھیجا ہے۔ جیسے فرمایا۔ "لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ" اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی استعدادوں کو صحیح رنگ میں استعمال کیا جائے۔ خدا کی مخلوق کی ہمدردی دلوں میں پیدا کی جائے خدا کی عبادت اور نیک کام کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ سنت یعنی قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگیاں گذاریں۔

آپ نے فرمایا یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کے سپرد کوئی کام فرماتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ بندہ

اس فضل کو کر سکتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ نے اسلام کے غلبہ کے لئے تمہیں چن لیا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ احمدیوں کے اندر یہ استعداد رکھی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ کبھی لغو کام نہیں کرتا۔ وہ علیم و خبیر ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بتا دیا ہے کہ احمدیت کے ذریعہ ہی اسلام ترقی کرے گا۔ اور دنیا پہ غالب آئے گا۔ اگر نتیجہ نہیں نکلتا تو پھر یہ ہماری کوتاہی کا ثبوت ہوگا۔ پس ہمیں ہر لحاظ سے بہت ترقی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے علوم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر ہم نے احمدیت اور اسلام کو ترقی دینا ہے تو سب استعدادوں کا صحیح مصرف کرنا چاہیئے۔ جہاں رخنہ نظر آئے اس کو دور کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی دی گئی نعمت کو پہچانیں۔ کہتے ہیں "ما هلك امرؤ عرف قدره" یعنی جو شخص اپنی قدر و منزلت سمجھ لیتا ہے وہ ہلاک نہیں ہوتا۔

صدارتی تقریر محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب جہانگیری نے سب حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد آج سے ۲۸ سال قبل رکھی گئی تھی اور اس کی اغراض یہی تھیں کہ نوجوانوں کی عملی اصلاح کی جائے۔ دینی جذبہ ان کے اندر بیدار کیا جائے۔ ہمدردی مخلوق اور خدمتِ خلق کا جذبہ ان کے اندر اجاگر کیا جائے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ آخر میں صدر جلسہ نے کہا کہ میں بھارت کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے خدام سے یہ کہتا ہوں کہ وہ واپس جا کر جہاں یہ تنظیم قائم نہیں وہاں ضرور قائم کریں۔

حکومتِ وقت اور ہم سب سے آخر میں خاکسار محمد کریم الدین نے تمام حاضرین و مقررین حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اس امر کی وضاحت کی کہ جماعت احمدیہ ایک خالصتاً مذہبی جماعت ہے سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن حکومتِ وقت کی وفاداری اس کا قومی کیریکٹر ہے۔ اور یہ ہمارا مذہبی عقیدہ ہے کہ "حب الوطن من الایمان" یعنی مومن کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس کے اندر جذبۂ حب الوطنی موجود ہو۔ اور قرآن بھی ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ اللہ اور رسول کے ساتھ ساتھ ہم۔ حکومتِ وقت کی بھی وفاداری اور اطاعت کریں۔ اور جماعت احمدیہ کا آج تک یہ ریکارڈ ہے کہ اس کے پیروکاروں نے کبھی بھی بغاوت یا ہڑتال یا عدم تعاون سے کام نہیں لیا

اس کے بعد خدام کا عہد دہرایا گیا اور صاحب صدر نے حضرت میاں صاحب کے حکم سے دعا کروائی اور چار روزہ اجلاس رات کے دس بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہم مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں اور دنیا جلد از جلد امن اور سلامتی کی طرف آئے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اخبار و آرا

گول والکر کی سرگرمیاں

ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے بعد راشٹریہ سیوک سنگھ کے گورو گول والکر بڑے ہوش میں آ رہے ہیں۔ خصوصاً مسلمانوں کی مخالفت میں انہوں نے اپنے تمام پچھلے ریکارڈ مات کر دیئے ہیں۔ معاصر "حقیقت لکھنؤ" نے اس پر ایک شذرہ لکھا ہے

"تین چار ماہ کے بعد پھر ہندوستان کے داخلی امن کو انتشار میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کیونکہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے بڑے سرغنہ گورو گول والکر نے پھر زہریلی تقریریں شروع کر دی ہیں۔ بنارس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو سرے سے ہی ختم کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دو قومی نظریہ کی یادگار ہے اور ہندو یونیورسٹی سے لفظ ہندو الگ کیا گیا تو ہندو اکثریت اس کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر دے گی۔ اب آپ نے کانپور کے ایک جلسۂ عام میں کہا ہے کہ حالیہ لڑائی کے دوران ہندوستان میں جو امن قائم تھا وہ مصنوعی قسم کا تھا اب اگر پاکستان نے پھر حملہ کیا تو یہاں کے مسلمان گڑبڑ کریں گے۔ گورو جی کے نزدیک اس وقت جو امن قائم ہے وہ فرضی ہے ان کے نزدیک کشت و خون کا ہونا صحیح اور پائیدار امن ہے۔

سنگین ترین الزام

گورو گول والکر نے مسلمانوں کے خلاف عوام میں جس طرح نفرت پھیلائی ہے اور اشتعال دلایا ہے۔ اس کے لئے وزیر داخلہ مسٹر نندہ کو لکھنؤ، کانپور، دہلی، بنارس، سہارنپور کی حالیہ تقریروں کا مطالعہ کافی ہوگا۔ انہوں نے جگہ جگہ یہی اعلان کیا ہے کہ مسلمان حالیہ جنگ کے دوران خاموش رہے، مگر اب پچھتا رہے ہیں۔ اس لئے اگر جنگ چھڑی تو وہ ہندوستان میں ضرور گڑبڑ کریں گے وہ اپنی تقریروں میں کہتے پھرتے ہیں کہ جو مسلمان ہندو روایات اور کلچر پر یقین نہیں رکھتا وہ ہندوستان کا شہری نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی وہ مسلمانوں کے سامنے نت نئے مطالبات رکھ رہے ہیں۔ کوئی تو وزیر داخلہ سے پوچھے کہ گورو صاحب کی یہ تقریریں ڈیفنس آف انڈیا رولز میں آتی ہیں یا نہیں؟ اور یہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے تین تین مستقل جماعتیں ان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں۔ ان حالات میں اگر وزیر داخلہ قومی یکجہتی کی باتیں کرتے ہیں تو وہ دراصل اس فارسی شعر پر عمل کرتے ہیں۔

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

مفسدوں کو بڑھاوا

پھر لطف یہ کہ نہ تو ڈیفنس آف انڈیا رولز حرکت میں آتا ہے اور نہ تعزیرات کی کوئی دفعہ لاگو ہوتی ہے۔ یہی حکومت تو ہے جس نے جنگ کے دوران میں ٹریفک کا سارا انتظام جن سنگھ کے والنٹیروں کے سپرد کر دیا۔ اور قلعہ کے میدان میں گورو گول والکر کو جلسہ، ریلی اور تقریر کرنے کی اجازت دی۔ اور مرکزی سربراہ وزیر اعظم سے لے کر وزیر داخلہ تک گورو جی سے بار بار ملاقات کرتے رہے۔ گویا گورو صاحب مرکزی حکومت کے نزدیک مفسد اور دشمن انسانیت نہیں بلکہ اس کی آنکھ کا تارا ہیں۔ مرکزی حکومت گورو صاحب کی دس بیس تقریریں صدر ناصر کے سامنے پیش کر کے ان کی رائے لے کہ اگر ایک شخص مصر میں ہوتا اور یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف اسی طرح کی زہر افشانی کرتا رہتا جس طرح وہ اٹھارہ سال سے متواتر مسلمانوں کے خلاف ہندوستان میں کر رہا ہے تو صدر ناصر اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟ صدر ناصر کے نام سے گھبرایئے نہیں، ہم نے عاجز آ کر اور حکومت کے تیور دیکھ کر ہی ان کا نام لیا ہے۔

یہ خاموشی کیوں؟

کیا یہ عجیب نہیں کہ تین فسطائی جماعتوں کے سرغنے اٹھارہ سال سے یک طرفہ مسلمانوں کے خلاف زہر پھیلائیں اور حکومت ان کے منہ میں لگام نہ دے، حکومت کو چھوڑیئے قوم پرست اور امن پسند اکثریت کے اخبارات بھی ان کی ہفوات پہ خاموش رہیں۔ اور کانگریس ہیڈ کوارٹر تک ان زہر افشانیوں کے خلاف لب تک نہیں ہلا سکے۔ آج ہم مسلم اخبارات سے اپیل کریں گے کہ وہ ان فسطائی جماعتوں کی اشتعال انگیزیوں کو کب تک صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہیں گے؟ ان کے خلاف کبھی کبھار قلم کو حرکت دینا یہ معنی رکھتا ہے کہ انہوں نے بھی ان فسطائی جماعتوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور وہ ان کی غلو انگیزیوں کو ناگزیر سمجھ کر برداشت کرنے کے عادی بن چکے ہیں۔ کیا مسلم اخبارات کا قلم مسلسل اس وقت تک چلے گا جب ان اشتعال انگیزیوں کے سلسلہ میں جبل پور اور جمشید پور، اور رورکیلا جیسے واقعات ظہور میں آئیں گے۔ اگر مسلم اخبارات فسطائی جماعتوں کے لیڈروں پر مسکراتے اور روز روز کا دھندا سمجھ کر ان کا تعاقب کرنے سے کتراتے رہے تو انہیں ان کے نتائج کو بھی انگیز کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

مسلم اخبارات توجہ دیں

مسلم اخبارات حکومت سے صرف ایک بات پوچھیں، وہ یہ کہ آیا وہ مسلمانوں کے خلاف اٹھارہ سال کی اس گولہ باری کو روکنے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو دوسرے دن کا آفتاب طلوع ہونے سے پہلے وہ اعلان کرے کہ آئندہ ان نفرت انگیزیوں کو پانچ منٹ کے اندر بند کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد پھر ہندوستان گورو گول والکر کو مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا ہوا نہ دیکھے اور ان کی تقریریں کو کسی عجائب گھر کی زینت بنا دیا جائے۔ لیکن اگر حکومت ان فسطائی جماعتوں کے سربراہوں کی زہر افشانیوں کو روکنے کے لئے تیار نہیں تو وہ خدا را قومی یکجہتی اتحاد اور ہم آہنگی کا کوئی نعرہ نہ لگائے اور ملک سے یہ مذاق نہ کرے کہ تین تین جماعتوں کو اتحاد شکنی کے لئے آزاد چھوڑ رکھا ہو۔ اور پھر وہ قوم سے قومی ایکتا اور یکجہتی کا مطالبہ بھی کرے۔ ایک طرف آگ لگانے والوں کو کھلی چھٹی اور دوسری طرف سرد خانوں کی تعمیر کے لئے کوشش، یہ بات دریافت کرنے کے لئے "وزیر داخلہ سے کوئی نمائندہ وفد بھی مل سکتا ہے صرف پوچھنا یہ ہے کہ گورو گول والکر کی موجودگی میں یکجہتی پر کیوں زور دیا جاتا ہے؟ صاف کہو کہ ان جماعتوں کی موجودگی میں ایکتا کا کوئی سوال نہیں اور یہ جماعتیں امن پسند عناصر کی خواہش کے علی الرغم ملک میں مسلمانوں کے خلاف اپنی سرگرمیاں ضرور جاری رکھیں گی۔

(الجمعیۃ دہلی $\frac{1}{66}$ ۲)

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا اور نہ ادا کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمانان مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر صدقۃ الفطر فرض ہے۔

جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو کہ پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔

سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے

البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس بنانے کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں قادیان کے اردگرد غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے۔ پس یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح ڈیڑھ روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جہاں پنجاب کی نسبت غلہ مہنگا ہے احباب جماعت اپنے علاقہ کے حالات کے مطابق غلہ کی قیمت کی نسبت سے صدقۃ الفطر کی شرح مقرر کریں۔

عید فنڈ

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے ذمہ کے لئے ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ہر رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال قادیان

امتحان میں نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

امسال کلکتہ سے ثانوی تعلیمی بورڈ کے اسکول کے فائنل امتحان میں دو احمدی طالبات عزیزہ بُشریٰ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد عمر صاحب سہگل اور عزیزہ صوفیہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد بشیر صاحب سہگل شریک ہوئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دونوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اول الذکر عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے اسکالرشپ بھی حاصل کیا ہے دونوں طالبات نے اب لیڈی بریبورن کالج Lady Brabourne Collage میں پری یونیورسٹی کلاس میں داخلہ لے لیا ہے

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کامیابیوں کو ہر دو طالبات اُن کے خاندان۔ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید و بابرکت کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

اس خوشی میں ان دونوں طالبات کی طرف سے ایک سال کے لئے دس احباب کے نام اخبار 'بدر' جاری کر دینے کے لئے مبلغ ۷۰/- روپے بطور اعانت بدر موصول ہوئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیٹر)

جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع کے موقعہ پر

امسال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع کے موقعہ پر مکرم و محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت ہی دلنشین اور مؤثر الفاظ میں اخبار بدر کی خریداری و اعانت کے لئے آنے والے احباب جماعت کی خدمت میں تحریک فرمائی۔ مکرم و محترم جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے بھی پُرزور الفاظ میں اسی طرح احباب جماعت کو اخبار بدر کے خریدار بننے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے فوری طور پر بتفصیل ذیل اعانت فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نام	پرچوں کی تعداد	رقم
ایک مخیر دوست	۱۰۰ پرچے نصف قیمت	۳۵۰/- روپے
مکرم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر	۲۰ // //	۷۰/- //
// سیٹھ محمد عمر صاحب و محمد بشیر صاحب سہگل کلکتہ	×	۴۰۰/- //
// سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی کلکتہ	×	۲۰۰/- //
// سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ	۵ پرچے پوری قیمت	۳۰/- //
// محترم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۵۰ // //	۳۵۰/- //
// حاجی خدا بخش صاحب درویش قادیان	۳ // //	۲۱/- //
// سید غوث صاحب حیدرآباد	۲ // //	۱۴/- //
// قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد	۲ // //	۱۴/- //
// غلام احمد خان صاحب حیدرآباد	۱ // //	۷/- //
// سید مدار صاحب شیموگہ	۱ // //	۷/- //
// احمد حسین صاحب نائب امیر حیدرآباد	۵ // //	۳۵/- //
// محمد مجید صاحب سولیپا کان پور	۱۰ // //	۷۰/- //
// سید عمر صاحب کاچی گوڑہ	۱۵ // //	۱۰۵/- //
// میر احمد صاحب عارف حیدرآباد	۱ // //	۷/- //
// خواجہ عبد الواحد صاحب انصاری حیدرآباد	۵ // //	۳۵/- //
// ڈاکٹر محمد خالد صاحب قریشی خانجہانپور	۵ // //	۳۵/- //
// صدیق امیر علی صاحب موگرال	۱ // //	۷/- //
// سیٹھ بشیر الدین صاحب حیدرآباد	۵ // //	۳۵/- //
// سیٹھ میر عبد الجلیل صاحب شیموگہ	۱ // //	۷/- //
// قمر الدین صاحب انچولی	۲ // //	۱۴/- //
// مستری محمد حسین صاحب درویش قادیان	۲ // //	۱۴/- //
// ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش //	۲ // //	۱۴/- //
// ملک محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ	———	۲۵/- //
// ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور	———	۱۴/- //

دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی حسب توفیق اپنے مرکزی ہفت روزہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر ممنون فرمائیں۔

نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا ایک لڑکا سید نظام الدین شاہ اس سال سائنس کالج میں پڑھ رہا ہے اس نے پری پروفیشنل کا مضمون لے رکھا ہے اس لئے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اول نمبر پہ پاس کرے۔ آگے چل کر میڈیکل کالج میں داخل ہو سکے۔

خاکسار ڈاکٹر سید جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بسنہ ضلع رائے پور ایم۔ پی

۲۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب گلبرگی یادگیر اپنی اہلیہ کی طویل علالت سے مکمل شفایابی اور کاروبار کی بہتری کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

خبریں

چنڈی گڑھ ۳ رجنوری - راشٹرپتی ڈاکٹر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے آج بیان کیا ہے کہ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری پاکستان کے صدر ایوب کے ساتھ کھلے دل سے بات چیت کرنے تاشقند گئے ہیں۔ پردھان منتری کوئی تعصب نہیں رکھتے۔ وہ انڈین یونین کانگرس کے ستر ویں سیشن کا افتتاح کر رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے کل رات جب پردھان منتری سے ملاقات کی تو میرا یہی مشورہ تھا کہ وہ تاشقند ایسا رویہ اختیار کریں جو قوموں کو اکٹھا کرنے والا ہو۔ الگ کرنے والا نہیں۔ اُنہیں ان باتوں پر زور دینا چاہیئے جو لوگوں کو متحد کرتی ہیں

نئی دہلی ۳ رجنوری - پردھان منتری شری لال بہادر شاستری تاشقند کانفرنس میں شرکت کے لئے آج نئی دہلی سے تاشقند روانہ ہو گئے شری شاستری نے اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ صدر ایوب کے ساتھ ان کی بات چیت کے نتیجہ کے طور پر دونوں ملکوں کے اختلافات کو حل کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا۔ ہمیں بہتر نتائج کی امید رکھنی چاہیئے۔ میری ملاقات اس بات پر مضمر ہے کہ مجھے سارے دیش کی شبھ کامنائیں حاصل ہیں۔ آپ نے اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ تاشقند کانفرنس ہمارے لئے سخت آزمائش کی حیثیت رکھتی ہے۔ میں پہلے ہی تاشقند کے متعلق بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔ یہ فی الواقعہ ایک بہت بڑا فریضہ ہے جو کہ ہمیں سرانجام دینا ہے ہمیں مشکل مسائل کا سامنا ہے اس لئے انہیں حل کرنے کے لئے فراخی اور سچے دل سے توجہ دینی ہوگی ہمیں وہاں آزمائش کا سامنا ہے اور ہمیں اپنے تمام تر فہم و فراست اور صبر سے کام لینا ہوگا تاکہ ہم میں کسی طرح کا سمجھوتہ ہو جائے تاکہ یہ جھگڑا اور نہ بڑھے۔

تاشقند ۳ رجنوری - بھارتی خبر رساں ایجنسی یونائیٹڈ نیوز آف انڈیا کے خاص نمائندہ شری کلدیپ نیر نے اطلاع دی ہے کہ تاشقند کے روسی حلقے یہ کہہ رہے ہیں کہ روس کی یہ رائے ہے کہ فوجیں ہٹانے کے متعلق سیکیورٹی کونسل کے ۲۰ ستمبر کے ریزولیوشن کے تحت بھارت کو تھوال اور درہ حاجی پیر سے فوجیں ہٹانی چاہئیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ریزولیوشن کی اس دفعہ کو عملی جامہ پہنانا مسلح افراد میں پاکستانی مداخلت کاروں شامل ہیں۔ کی واپسی سے وابستہ ہے۔ تاہم حیاں کا رجحان ٹیپروں کی واپسی کی ذمہ داری پاکستان کی بجائے بھارت پر ڈالنے کا ہے۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ چونکہ پاکستان اِس ذمہ داری کو قبول کرنے سے منکر ہے۔ اس لئے بھارت کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ جس طرح چاہے ان لوگوں سے نپٹے۔ جو غیر قانونی طور پر ریاست جموں و کشمیر میں داخل ہوئے ہیں۔ روسی حلقے یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان اس بات کا پابند ہے کہ وہ اس علاقہ میں اپنے مداخلت کار نہ بھیجے جو کہ اُس کا نہیں ہے۔ پتہ چلا ہے کہ اگر تاشقند کانفرنس میں فوجیں ہٹانے کے متعلق سمجھوتہ ہونا مشکل ہوا تو روس فوجیں دور کرانے کی کوشش کرے گا۔

نئی دہلی ۲ رجنوری - آج لاہور میں بھارت اور پاکستان کے فوجی کمانڈروں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں موجودہ ۱۰ اگست مورچوں سے دونوں ملکوں کی فوجیں پیچھے ہٹانے کے سلسلہ سیکیورٹی کونسل کے ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کے سوال پر غور ہوا۔ اس میٹنگ میں اتحادی سبھا کے سیکرٹری جنرل کے نمائندے جنرل مرامبیو کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ بھارت کی طرف سے ویسٹرن کمانڈ کے جی او سی انچیف لیفٹیننٹ جنرل ہربخش سنگھ نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ جبکہ ان کے ہمراہ بھارتی فوج کے دیگر افسر بھی تھے۔ میٹنگ لاہور میں اتحادی سبھا کے ہیڈ کوارٹرز میں ہوئی۔ پاکستان کی طرف سے لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا۔ بریگیڈیر میجر گل حسن خان اس میٹنگ میں شامل ہوئے اُن کی مدد کے لئے کچھ دیگر فوجی افسر بھی تھے اس میٹنگ کے سلسلہ میں جاری کئے گئے کمیونک میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے فوجی کمانڈروں کی آئیندہ میٹنگ امرتسر میں ہوگی۔ جس کی تاریخ کا بعد ازاں اعلان کیا جائے گا۔

پیکن ۳ رجنوری - کمیونسٹ چین دنیا کا واحد ملک ہے جس کے پیٹ میں تاشقند کانفرنس کی وجہ سے مروڑ اُٹھنے لگے ہیں۔ چینی ریڈیو نے روس پر نکتہ چینی شروع کر دی ہے۔ اور وہ کہہ رہا ہے کہ روس ایشیا کا لیڈر بننا چاہتا ہے پیکن ریڈیو نے ایک حالیہ براڈکاسٹ میں یہ الزام بھی لگایا ہے کہ روس اور امریکہ نے بھارت و پاکستان میں تنازعہ بنائے رکھنے کی ایک سازش کر رکھی ہے۔ اگر چین کا بس چلا تو وہ تاشقند کانفرنس کو ناکام بنانے ہر ممکن کوشش کرے گا۔

صوبہ اُترپردیش میں منعقد ہونے والی دوسری صوبائی کانفرنس

مورخہ ۱۲-۱۳ کو جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہونے والے احباب جماعت ہائے دہلی و اترپردیش کی ایک میٹنگ بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں منعقد ہوئی جس میں صوبہ اترپردیش میں ہونے والی دوسری صوبائی کانفرنس کے بارہ میں غور و خوض کیا گیا اور مندرجہ ذیل امور متفقہ طور پر طے پائے۔

۱۔ کانپور میں منعقدہ صوبائی کانفرنس میں کئے گئے فیصلہ کے مطابق دوسری صوبائی کانفرنس صوبہ اُترپردیش کے دارالخلافہ لکھنؤ شہر میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

۲۔ اس کانفرنس کا انعقاد جون کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ لیکن تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا

۳۔ یہ کانفرنس دو دن تک رہے گا۔

۴۔ طے پایا کہ احباب جماعتہا ئے اترپردیش کو اس کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع دینے کے لئے اخبار بدر میں متعدد بار اعلان کیا جائے۔

۵۔ مستورات بھی کانفرنس میں شرکت کر سکیں گی۔ ان کے قیام اور کانفرنس میں تقاریر کے سننے کا انتظام کیا جائے گا۔

۶۔ کانفرنس میں کی جانے والی تقاریر کے سلسلہ میں اگر کوئی دوست مشورہ دینا چاہیں تو وہ پندرہ اپریل سنہ ۶۶ء تک خاکسار کو نیچے لکھے پتہ پر اطلاع دیں۔

۷۔ جو جماعتیں کانفرنس میں شریک ہونے والے مبلغین سے فائدہ اُٹھانا چاہیں اور اپنے ہاں تبلیغی یا تربیتی جلسے کا انتظام کرنا چاہیں وہ پندرہ اپریل سنہ ۶۶ء تک خاکسار کو اطلاع دیں۔ اس امر کا خیال رہے کہ جو جماعت مبلغین کرام کو لے جانا چاہے لکھنؤ سے کرایہ آمد و رفت مبلغین اس جماعت کے ذمہ ہوگا۔

۸۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جائے کہ وہ بھی اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

۹۔ بجٹ کا اندازہ کانپور میں منعقد ہونے والی پہلی صوبائی کانفرنس کے مطابق رکھا گیا ہے اس بجٹ کا نصف حصہ جماعت احمدیہ لکھنؤ ادا کرے گی اور باقی نصف صوبہ اُترپردیش کی دوسری جماعتوں پر حصہ رسدی ڈالا جائے گا۔

اس میٹنگ کے آخر میں احباب جماعت ہائے اترپردیش کی درخواست پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور احباب کی طرف سے یو پی میں ایک مرکزی مبلغ کی تعیناتی کے سلسلہ میں درخواست کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے احباب کو توجہ دلائی کہ ہمیں جس قدر آدمیوں کی کام کے لئے ضرورت ہے اس کے مطابق ہمیں واقفین نہیں مل رہے اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ جماعتوں میں وقف کی تحریک کریں اور واقفین بھجوانے کے سلسلہ میں جد و جہد کریں۔ بالآخر صاحبزادہ صاحب نے دعا فرمائی اور دعا کے بعد یہ میٹنگ برخاست ہوئی۔

خاکسار بشیر احمد انچارج مبلغ صوبہ دہلی و یوپی
مکان نمبر ۳۷۰۹ بازار بلی ماراں - دہلی ۶

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک اور کاروں
کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر
آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکا تو آپ ہم
سے طلب فرمائیں۔ پتہ نوٹ فرما لیجئے۔
آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱
Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta
فون نمبر
23—1652
23—5222
تار کا پتہ
Auto Centre